

# کتابِ دانیال - نمبر پچیس

انکشافِ زوالِ بابل: نبوکدنصر سے بلشضر تک ایک نبوتی عبارت

Jeff Pippenger

2023-12-20

باب پانچ میں بلشضر کے زوال کی مثال باب چار میں نبوکدنصر کے زوال سے دی گئی تھی۔

"بابل کے آخری فرمانروا پر بھی—جس طرح بطور نمونہ اس کے پہلے فرمانروا پر—الہی نگہبان کا یہ فیصلہ صادر ہوا تھا: 'اے بادشاہ، ... تجھ سے یہ کہا جاتا ہے؛ بادشاہی تجھ سے جاتی رہی۔' دانی ایل 4:31۔" انبیاء اور بادشاہان، 533۔

نبوکدنصر اس بادشاہی کے آغاز کی نمائندگی کرتا ہے اور بلشضر اس کے انجام کی، وہ بادشاہی جس نے ستر برس تک حکومت کی، اور یوں یہ مکاشفہ باب تیرہ کے زمین کے درندے (ریاستہائے متحدہ امریکہ) کی حکمرانی کی علامت بنی، جو اُس زمانے میں حکمرانی کرنے والا تھا جب فاحشہ صور (پاپائیت) فراموش کر دی گئی تھی۔

اور اُس روز ایسا ہوگا کہ صور ستر برس تک بھلا دیا جائے گا، ایک بادشاہ کے ایام کے مطابق؛ ستر برس کے آخر میں صور فاحشہ کی مانند گیت گائے گی۔ اشعیاہ 23:15۔

لہذا نبوکدنصر ریاست ہائے متحدہ کی ابتدا کی نمائندگی کرتا ہے، اور بلشضر ریاست ہائے متحدہ کے اختتام کی نمائندگی کرتا ہے۔ نبوکدنصر ریپبلکن سینگ کی ابتدا اور پروٹسٹنٹ سینگ کی ابتدا کی نمائندگی کرتا ہے۔ بلشضر ریپبلکن اور پروٹسٹنٹ کے سینگوں کے اختتام کی نمائندگی کرتا ہے۔

نبوکدنصر پر جو سزا آئی وہ "سات زمانے" تھی۔ نبوکدنصر کے دو ہزار پانچ سو بیس دن تک جانور کی طرح رہنے کی کہانی کو ولیم ملر نے کتاب احبار باب چھبیس کے "سات زمانوں" کے اپنے اطلاق میں استعمال کیا، اگرچہ اس نے عدد دو ہزار پانچ سو بیس کا ذکر نہیں کیا جو بلشضر کے فیصلے میں مرموز ہے۔

اور یہ وہ تحریر ہے جو لکھی گئی: MENE, MENE, TEKEL, UPHARSIN۔ اس بات کی تعبیر یہ ہے: MENE؛ خدا نے تیری بادشاہی کو شمار کیا ہے اور اسے ختم کر دیا ہے۔ TEKEL؛ تجھے ترازو میں تولی گیا ہے اور تو کم پایا گیا ہے۔ PERES؛ تیری بادشاہی تقسیم کر دی گئی ہے اور مادیوں اور فارسیوں کو دے دی گئی ہے۔ دانی ایل 5:25-28۔

دانیال کی دیوار پر لکھی پراسرار تحریر کی دی ہوئی تعبیر کے علاوہ، الفاظ "mene" اور "tekel" وزن کی ایک پیمائش کو ظاہر کرتے ہیں، اور یہ الفاظ سگہ جاتی قدر کی ایک مخصوص مقدار کی بھی نمائندگی کرتے ہیں (خروج 30:13، حزقی ایل 45:12)۔ ایک "mene" پچاس شیکل، یا ایک ہزار جیرہ ہے۔ لہذا "mene" "mene" کے برابر ہے۔ ایک "tekel" بیس جیرہ ہے۔ اس لیے "tekel" "tekel" "mene" دو ہزار بیس جیرہ کے برابر ہے۔ "Upharsin" کا مطلب "تقسیم کرنا" ہے اور اس لیے اس سے مراد "mene" کا نصف ہے، اور یہ پانچ سو جیرہ کی نمائندگی کرتا ہے۔ ملا کر یہ کل پچیس سو بیس بنتے ہیں۔

سستر وانٹ کے آخری حوالہ میں بتایا گیا ہے کہ بلشضر کی تمثیل نبوکدنصر سے کی گئی ہے، لیکن زیادہ صراحت کے ساتھ انہوں نے ان دونوں پر آنے والی عدالت پر زور دیا ہے، اور دونوں عدالتیں احبار چھبیس کے "سات گنا" کی علامت کے طور پر پیش کی گئی ہیں۔ مقدس صحیفے احبار چھبیس کے "سات گنا" کی نمائندگی کے لیے چند اصطلاحات استعمال کرتے ہیں۔ یرمیاہ اسے خدا کے غضب کے طور پر بیان کرتا ہے۔

کس طرح خداوند نے اپنے قہر میں صیون کی بیٹی کو بادل سے ڈھانپ دیا، اور اسرائیل کی زینت کو آسمان سے زمین پر پھینک دیا، اور اپنے قہر کے دن اپنے پائے دان کو یاد نہ کیا! خداوند نے یعقوب کے سب مساکن کو نگل لیا اور رحم نہ کیا! اس نے اپنے قہر میں یہوداہ کی بیٹی کے قلعہ بند مقامات کو گرا دیا؛ انہیں زمین تک پست کر دیا؛ اس نے اُس کی بادشاہی اور اس کے شہزادوں کو ناپاک کیا۔ اس نے اپنے شدید قہر میں اسرائیل کی ساری قوت کاٹ ڈالی؛ اس نے دشمن کے روبرو اپنا دایاں ہاتھ واپس کھینچ لیا؛ اور وہ یعقوب کے خلاف ایسی بھڑکتی آگ کی مانند بھڑکا جو چاروں طرف نکلتی ہے۔ اس نے دشمن کی مانند کمان تان لی؛ وہ مخالف کی طرح دائیں ہاتھ کے ساتھ کھڑا ہوا؛ اور صیون کی بیٹی کے مسکن میں جو کچھ آنکھ کو اچھا لگتا تھا سب کو قتل کیا؛ اس نے اپنا قہر آگ کی طرح انڈیل دیا۔ خداوند دشمن کی مانند ہو گیا؛ اس نے اسرائیل کو نگل لیا، اس نے اس کے سب محلات کو نگل لیا؛ اس نے اس کے قلعہ بند مقامات کو تباہ کیا، اور یہوداہ کی بیٹی میں ماتم اور نوحہ بڑھا دیا۔ اور اس نے اپنی خیمہ گاہ کو، جیسے وہ باغ کی ہو، زور سے اکھاڑ ڈالا؛ اس نے اس کی اجتماع گاہوں کو برباد کیا؛ خداوند نے صیون میں مقررہ عیدیں اور سبت بھلا دیے، اور اپنے قہر کی برہمی میں بادشاہ اور کاہن کو حقیر جانا۔ خداوند نے اپنے مذبح کو ٹھکرا دیا، اپنے مقدس کو مکروہ جانا، اس نے اس کے محلات کی دیواریں دشمن کے ہاتھ میں سپرد کر دیں؛ انہوں نے خداوند کے گھر میں ایسا شور مچایا جیسے مقررہ عید کے دن۔ خداوند نے صیون کی بیٹی کی دیوار کو ڈھانے کا ارادہ کر لیا؛ اس نے ناپنے کی رسی تان دی، تباہ کرنے سے اپنا ہاتھ نہیں روکا؛ اسی لیے اس نے فصیل اور دیوار کو نوحہ کناں بنا دیا؛ وہ دونوں مل کر نڈھال ہو گئیں۔  
مراثی 1:2-8۔

خداوند کے غضب کو "اس کے غضب کی تندی" کے طور پر بیان کیا گیا ہے، اور اس کا غضب اسرائیل کی شمالی اور جنوبی دونوں سلطنتوں پر نازل ہوا۔ اسی لیے دانی ایل کی کتاب "پہلے" اور "آخری" غضب کی نشاندہی کرتی ہے۔ یرمیاہ ایک "ڈوری" کی نشاندہی کرتا ہے جیسے خداوند نے اپنی برگزیدہ قوم پر غضب کرتے وقت "تان دیا"۔ اسی ڈوری کا ذکر دوم سلاطین میں بھی ملتا ہے۔

اور خداوند نے اپنے خادموں نبیوں کے وسیلہ سے فرمایا: چونکہ یہوداہ کے بادشاہ منسی نے یہ مکروہات کیے ہیں اور جو کچھ اس سے پہلے اموریوں نے کیا تھا ان سب سے بڑھ کر شرارت کی ہے، اور اپنے بتوں سے یہوداہ کو بھی گناہ میں ڈال دیا ہے؛ اس لیے یوں فرماتا ہے خداوند، اسرائیل کا خدا: دیکھ، میں یروشلم اور یہوداہ پر ایسی آفت لانے والا ہوں کہ جو کوئی اس کو سینے گا اس کے دونوں کان سنسنا اٹھیں گے۔ اور میں یروشلم پر سامرہ کی ناپ کی ڈوری اور اخاب کے گھرانے کا شاغول کھینچوں گا؛ اور میں یروشلم کو ایسے صاف کر دوں گا جیسے کوئی برتن پونچھ کر اسے الٹا دیتا ہے۔ اور میں اپنی میراث کے باقی ماندہ لوگوں کو ترک کر دوں گا اور انہیں ان کے دشمنوں کے ہاتھ میں حوالہ کر دوں گا؛ اور وہ اپنے سب دشمنوں کے لیے شکار اور لوٹ بن جائیں گے۔ 2  
سلاطین 10:21-14۔

خدا کے غضب کی "لکیر"، یعنی موسیٰ کے "سات گنا"، سب سے پہلے شمالی مملکت (اخاب کے گھرانے) پر کھینچی گئی، اور پھر یہوداہ پر۔ "سات گنا" کے لیے ایک اور بائبل کی اصطلاح، جو احبار باب چھبیس سے ماخوذ ہے، "پراگندہ" ہے۔

تب میں بھی قہر میں تمہارے برخلاف پیش آؤں گا؛ اور میں، ہاں میں ہی، تمہیں تمہارے گناہوں کے باعث سات گنا سزا دوں گا۔ اور تم اپنے بیٹوں کا گوشت کھاؤ گے، اور اپنی بیٹیوں کا گوشت کھاؤ گے۔ اور میں تمہارے بلند مقامات کو تباہ کروں گا، اور تمہارے بتوں کو کاٹ ڈالوں گا، اور تمہاری لاشیں تمہارے بتوں کی لاشوں پر پھینک دوں گا، اور میری جان تم سے نفرت کرے گی۔ اور میں تمہارے شہروں کو ویران کر دوں گا، اور تمہارے مقدس مقامات کو سنسان کر دوں گا، اور تمہاری خوشبو کی مہک بھی میں نہ سونگھوں گا۔ اور میں زمین کو ویرانی میں ڈال دوں گا؛ اور تمہارے دشمن جو اس میں بسنے والے ہوں گے اس پر حیران ہوں گے۔ اور میں تمہیں قوموں میں

پراگندہ کر دوں گا، اور تمہارے پیچھے تلوار کھینچ لاؤں گا؛ اور تمہاری زمین سنسان، اور تمہارے شہر ویران ہوں گے۔ تب زمین اپنے سبتوں سے لطف اٹھائے گی، جب تک وہ ویران پڑی رہے اور تم اپنے دشمنوں کی زمین میں ہو؛ تب بھی زمین آرام کرے گی اور اپنے سبتوں سے لطف اٹھائے گی۔ جب تک وہ ویران پڑی رہے گی وہ آرام کرے گی؛ کیونکہ جب تم اس میں ریتے تھے تو تمہارے سبتوں میں اسے آرام نہ ملا۔ احبار 26:28-35.

غیر قوموں میں پراگندہ کیا جانا دانی ایل کے لیے اُس وقت پورا ہوا جب اسے غلام بنا کر یہویاقیم کی اسیری کے وقت بابل لے جایا گیا۔ پھر، جب دانی ایل "دشمنوں کی سرزمین" میں تھا، تو زمین نے آرام کیا اور اپنے "سبتوں" سے لطف اٹھایا۔ تواریخ دوم ہمیں بتاتی ہے کہ یہ مدت یرمیاہ کے ستر برس تھی، جیسے دانی ایل نے باب نو میں پہچانا۔

اور جو لوگ تلوار سے بچ نکلے تھے انہیں اُس نے اسیری میں بابل لے گیا؛ جہاں وہ اُس اور اُس کے بیٹوں کے خادم رہے، یہاں تک کہ فارس کی مملکت کی حکومت قائم ہوئی؛ تاکہ خداوند کا وہ کلام جو یرمیاہ کے منہ سے کہا گیا تھا پورا ہو، یہاں تک کہ زمین نے اپنے سبتوں کا آرام پا لیا؛ کیونکہ جب تک وہ ویران پڑی رہی، وہ سبت مناتی رہی، تاکہ ستر برس پورے ہوں۔ اور فارس کے بادشاہ کوروش کے پہلے سال میں، تاکہ خداوند کا وہ کلام جو یرمیاہ کے منہ سے کہا گیا تھا پورا ہو، خداوند نے فارس کے بادشاہ کوروش کی روح کو ابھارا، سو اُس نے اپنی ساری سلطنت میں منادی کرائی اور اسے تحریر میں بھی لکھوا دیا، کہ: یوں کہتا ہے کوروش بادشاہ فارس: آسمان کے خداوند نے مجھے زمین کی سب سلطنتیں دی ہیں؛ اور اُس نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ میں اُس کے لیے یروشلیم میں، جو یہوداہ میں ہے، ایک گھر بناؤں۔ اُس کے سب لوگوں میں سے تم میں کون ہے؟ خداوند اُس کا خدا اُس کے ساتھ ہو، اور وہ چڑھ جائے۔ تواریخ دوم 20:23-36.

اصطلاح "پراگندگی" "سات زمانے" کی علامت ہے۔ نبوکدنصر پر "سات زمانے" تک جانور کی مانند زندگی گزارنے کی جو سزا آئی، وہ بلشضر کی اُس سزا کی مثال تھی جس کی نمائندگی دیوار پر لکھی ہوئے پر اسرار الفاظ "مینی، مینی، تیکیل، افرسین" سے ہوئی۔ بلشضر کی سزا اُس تحریر سے ظاہر ہوئی جس کا حساب دو ہزار پانچ سو بیس بنتا تھا—اتنے ہی دن جتنے نبوکدنصر نے جانور کی مانند زندگی گزاری، اور اتنے ہی برس جتنے "سات زمانے" احبار باب چھبیس میں بیان کیے گئے ہیں۔

بلشضر پر آنے والے فیصلے کی تمثیل نبوکدنصر کے فیصلے سے دی گئی تھی، اور اسے علامتی طور پر "سات زمانوں" کے ذریعے ظاہر کیا گیا؛ اور یہ دونوں فیصلے "بابل کے زوال" کی نمائندگی کرتے تھے، جو دوسرے فرشتے کے پیغام کی علامت ہے۔ بابل کا پہلا زوال اُس وقت ہوا جب نمرود کا مینار ڈھا دیا گیا۔

اور ساری زمین ایک ہی زبان اور ایک ہی بولی پر تھی۔ اور ایسا ہوا کہ جب وہ مشرق کی طرف سے کوچ کر رہے تھے تو انہوں نے شنعار کے ملک میں ایک میدان پایا اور وہاں بس گئے۔ اور انہوں نے ایک دوسرے سے کہا، آؤ ہم اینٹیں بنائیں اور انہیں خوب پکائیں۔ سو پتھر کی جگہ ان کے پاس اینٹ تھی، اور گارے کی جگہ ان کے پاس قیر تھی۔ اور انہوں نے کہا، آؤ ہم اپنے لیے ایک شہر اور ایک برج بنائیں جس کی چوٹی آسمان تک پہنچے، اور اپنے لیے نام پیدا کریں، کہیں ایسا نہ ہو کہ ہم ساری زمین کے چہرے پر پراگندہ ہو جائیں۔ تب خداوند اتر آیا تاکہ اس شہر اور اس برج کو دیکھے جو بنی آدم بنا رہے تھے۔ اور خداوند نے کہا، دیکھو، یہ ایک ہی قوم ہیں اور ان سب کی زبان بھی ایک ہی ہے؛ اور انہوں نے یہ کام شروع کیا ہے؛ سو اب جو کچھ یہ کرنے کا خیال کریں گے وہ ان کے لیے محال نہ ہوگا۔ آؤ، ہم نیچے اتریں اور وہاں ان کی زبان میں خلط ملط کر دیں تاکہ وہ ایک دوسرے کی بات نہ سمجھ سکیں۔ پس خداوند نے انہیں وہاں سے ساری زمین کے چہرے پر پراگندہ کر دیا؛ اور انہوں نے شہر بنانا چھوڑ دیا۔ پیدایش 1:8-11.

بابل کے فیصلے کے وقت، جو نمرود کے خلاف فیصلہ تھا، خداوند نے نمرود کے باغیوں کو "تمام روئے زمین" پر "بکھیر دیا"۔ نمرود اور اس کے ساتھی جانتے تھے کہ ان کی بغاوت کے نتیجے میں وہ بکھیر دیے جائیں گے،

کیونکہ انہوں نے کہا تھا کہ برج اور شہر بنانے کی وجہ یہ ہے کہ "ہم اپنے لیے نام بنائیں، ایسا نہ ہو کہ ہم تمام روئے زمین پر بکھر جائیں"۔

نبوتی معنوں میں "نام" کردار کی علامت ہوتا ہے۔ نمرود اور اس کے ساتھیوں نے جو کردار قائم کیا، وہ ان کے اعمال سے ظاہر ہوتا ہے، کیونکہ پھلوں سے ہی کردار پہچانا جاتا ہے۔ نمرود کی بغاوت کا پھل، اور اسی لیے اس کے کردار کی علامت، مینار اور شہر کی تعمیر تھی۔ "مینار" کلیسا کی علامت ہے اور "شہر" ریاست کی علامت ہے۔ نمرود کے باغیوں کا "نام"، جو ان کے کردار کی نمائندگی کرتا ہے، کلیسا اور ریاست کے امتزاج پر مشتمل تھا، جسے علامتی طور پر حیوان کی شبیہ کے طور پر بھی پیش کیا جاتا ہے۔

بابل کے زوال کی نشان دہی کرنے والی عبارت میں "to" "to" کا فقرہ تین بار دہرایا گیا ہے۔ تیسری بار اس وقت ہے جب خدا انہیں یہ سزا دیتا ہے کہ ان کی زبانیں خلط ملط کر دی جائیں اور وہ ہر طرف منتشر کر دیے جائیں۔ پہلی بار "to" "to" دوسری بار "to" "to" کی تیاری تھی، جب انہوں نے اپنا شہر اور برج تعمیر کیا۔ دوسرے "to" "to" کے واقعات کے دوران جب انہوں نے اپنا کام مکمل کر لیا، تو خدا ان کی بغاوت کا مشاہدہ کرنے کے لیے نیچے اترے۔ تیسرا "to" "to" عدالت تھا، اور دوسرا "to" "to" ایک ظاہری آزمائش۔ پہلا "to" "to" ان کی پہلی ناکامی کی نمائندگی کرتا ہے، اور نبوی اعتبار سے "to" "to" کا تین مرتبہ اظہار ابدی خوشخبری کے تین مرحلہ وار امتحانی عمل کی نشاندہی کرتا ہے۔ نمرود کی بغاوت اور زوال کی گواہی میں اس سے کہیں زیادہ معلومات ہیں، لیکن ہم صرف یہ نشان دہی کر رہے ہیں کہ جب پہلی بار بابل (بابل) گرا، تو "منتشر کرنے" کے ذریعے ظاہر ہونے والی "سات زمانے" کی علامت کی نشان دہی ہوتی ہے۔ نمرود کی عدالت "منتشر کرنے" سے ظاہر ہوئی، نبوکدنصر کی "سات زمانے" سے، اور بلشضر کی "پچیس سو بیس" سے۔

الفا اور اومیگا کا نشان اس بات کی نشان دہی کرتا ہے کہ باب چار اور پانچ میں جس نبوی سلسلے کی نمائندگی کی گئی ہے، وہ دوسرے فرشتے کے بارشِ اخیر کے پیغام اور آدھی رات کی پکار کا بیان ہے۔ یہ سلسلہ نبوکدنصر کی نمائندگی میں بابل کے زوال سے شروع ہوتا ہے، جو 1798 کی طرف اشارہ کرتا ہے، جب روحانی بابل (پاپائیت) پہلی بار گرا۔ پھر اس سلسلے کے اختتام پر بلشضر کا بابل گرتا ہے، جو روحانی بابل (پھر پاپائیت) کے تدریجی زوال کے آغاز کو نشان زد کرتا ہے، جس کی ابتدا اتوار کے قانون کے بحران سے ہوتی ہے۔ اس سلسلے کے آغاز میں بابل کے زوال کے دو گواہ ہیں اور اختتام پر بھی دو گواہ ہیں۔ نبوی منطق عظیم آغاز و انجام کے نشان کو پہچانتی ہے، اور دانی ایل کے باب چار اور پانچ سے نمایاں اس سلسلے میں بابل کے زوال کے موضوع پر چار گواہوں کی شہادت کو دیکھتی ہے۔

بخت نصر اور بلشضر کے مثال و ضد مثال کے تعلق میں، جب اسے آخری ایام پر منطبق کیا جائے، تو زمینی درندہ اپنی برہ نما حالت میں بخت نصر کی نمائندگی میں نظر آتا ہے، اور پھر جب وہ اژدہا کی طرح بولتا ہے تو ہمیں بلشضر دکھائی دیتا ہے۔ نبوی تعلق میں ہم دیکھتے ہیں کہ جمہوری سینگ، جس کی رہنمائی ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے آئین کے ذریعے ہوتی ہے، اس کی نمائندگی بخت نصر کرتا ہے، اور آئین کا الٹ جانا بلشضر کی نمائندگی میں ظاہر ہوتا ہے۔ ہم بخت نصر کو ایک دانا کنواری اور بلشضر کو ایک نادان کنواری کے طور پر بھی دیکھیں گے۔

ہم اگلے مضمون میں دانی ایل کے باب چہارم اور پنجم کے مطالعے کو جاری رکھیں گے۔

بلشضر کو خدا کی مرضی جاننے اور اس پر عمل کرنے کے لیے بہت سے مواقع دیے گئے تھے۔ اس نے اپنے دادا بخت نصر کو انسانوں کی صحبت سے نکال دیا جانا دیکھا تھا۔ اس نے دیکھا تھا کہ جس عقل پر وہ متکبر بادشاہ فخر کرتا تھا، وہی عقل اسے عطا کرنے والی ذات نے اس سے چھین لی۔ اس نے یہ بھی دیکھا تھا کہ بادشاہ اپنی سلطنت سے ہانک دیا گیا اور میدان کے جانوروں کا ساتھی بنا دیا گیا۔ مگر بلشضر کی تفریح پسندی اور خود نمائی نے وہ اسباق مٹا دیے جنہیں اسے کبھی نہیں

بھولنا چاہیے تھا؛ اور اس نے ویسے ہی گناہ کیے جن کے باعث بخت نصر پر خدا کی نمایاں سزائیں نازل ہوئی تھیں۔ اس نے مہربانی سے دیے گئے مواقع ضائع کیے، اور سچائی سے واقف ہونے کے لیے اپنی دسترس میں موجود مواقع سے فائدہ اٹھانے میں غفلت کی۔ 'نجات پانے کے لیے مجھے کیا کرنا چاہیے؟' یہ وہ سوال تھا جسے اس عظیم مگر نادان بادشاہ نے بے پروائی سے نظرانداز کر دیا۔

یہ آج کے غافل اور لاپروا نوجوانوں کا خطرہ ہے۔ خدا کا ہاتھ گناہگار کو اسی طرح جگا دے گا جیسے اس نے بلشضر کو جگایا تھا، لیکن بہتوں کے لیے توبہ کے لیے بہت دیر ہو چکی ہوگی۔

بابل کا حکمران دولت اور عزت رکھتا تھا، اور اپنی متکبرانہ نفس پرستی میں اس نے آسمان و زمین کے خدا کے خلاف اپنے آپ کو بلند کیا تھا۔ اس نے اپنی قوت بازو پر بھروسا کیا تھا، یہ گمان کیے بغیر کہ کوئی جرأت سے کہے گا، 'تو یہ کیوں کرتا ہے؟' لیکن جیسے ہی اس کے محل کی دیوار پر ایک پراسرار ہاتھ نے حروف لکھے، بلشضر پر ہیبت طاری ہو گئی اور وہ خاموش ہو گیا۔ ایک لمحے میں وہ بالکل اپنی قوت سے محروم ہو گیا اور بچے کی مانند فروتن ہو گیا۔ اس نے سمجھ لیا کہ وہ بلشضر سے بھی بڑی ایک ہستی کے رحم و کرم پر ہے۔ وہ مقدس چیزوں کا تمسخر اڑا رہا تھا۔ اب اس کا ضمیر جاگ اٹھا۔ اسے ادراک ہوا کہ اسے خدا کی مرضی جاننے اور بجا لانے کی سعادت حاصل رہی تھی۔ اس کے دادا کی تاریخ اسی طرح اس کے سامنے جلی طور پر نمایاں ہو گئی جیسے دیوار پر لکھی ہوئی تحریر۔ بائبل ایکو، 25 اپریل، 1898۔